سوال

(66) قرب قیامت پندرہ خصلتیں علامتِ قیامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام کے 15 ستمبر کے شمارے میں ایک مضمون ''پندرہ خصلتیں'' کے عنوان سے چھپا تھا۔ اس کے حوالہ سے عرض ہے کہ یہ پندرہ کی پندرہ خصلتیں آج پوری امت میں موجود ہیں۔ اور کچھ لوگ ان کو قرب قیامت کی علامات بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے۔؟ دوسرے بریلوی حضرات چودھویں صدی کا بہت زکر کرتے ہیں جو کہ اب گزر چکی بلکہ اگلی صدی کے دس سال بھی گزرگئے ہیں۔ اس کے بارے میں قرآن اور حدیث کا کیا فرمان ہے؟ دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا امام مہدی دونوں میں سے کون پہلے آئے گا۔ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بارے میں ک یا ارشاد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرب قیامت کی بہت ساری علامات ہیں۔ جن کا تذکرہ متعدد احادیث میں موجود ہے۔ ان میں سے بہت سی روایات کو حافظ ابن کثیر نے ''النھایة'' میں جمع کردیا ہے۔ کتاب ھذا پہلی دفعہ 1388 ہجری میں ریاض (سعودی عرب) سے دوجلدوں میں شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے تصنیف لطیف بے حد مفید اور لائق مطالعہ ہے۔

بنا بریں محولہ بالا پندرہ خصلتیں بھی قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اسی روایت کے آخر میں ہے: پھریکے بعد دیگر بلاوقفہ علامات کا ظہور ہوگا جس طرح تسبیح کا جواہر دھاگہ اور لڑی ٹوٹنے سے پے درپے دانے بکھر جاتے ہیں۔ صاحب مشکواۃ نے بھی اس روایت کو ''اشراط الساعة'' کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: غزنوی ترجمہ مشکواۃ (4/101)

بعض آثار میں وارد ہے۔ کہ دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھ ہزار سال کے دوران ہے۔ مفسر سلیمان الجمل فرماتے ہیں۔ آثار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدت ہزار سال سے متجاوز ہے۔ لیکن یہ زیادتی پانچ سو سال کو نہیں پہنچ سکے گی۔ موضوع ہذا پر علامہ سیوطی کی ایک تصنیف '' بناء الکشف عن مجاوزة ھذہ الامة الالف '' موجود ہے۔ (الفتوحات الالھة 4/413 طبع مصر)

انہی آثار پر اعتماد کرتے ہوئے بعض حضرات نے چودھویں صدی ہجری کی اہمیت اجاگر کرنے کی سعی کی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ تحدید کے بارے میں وارد آثار واقوال لائق اعتناء استناد اور قابل تسلی نہیں۔ قرآنی فیصلہ حتمی ویقینی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسـَٔلونَكَ عَنِ السّاعَةِ أَيّانَ مُرسىٰها ۖ قُل إِنَّما عِلمُها عِندَ رَبّى ۖ لا يُجَلّيها لِوَقتِها إِلّا هُوَ ... سورة الاعراف ١٨٧

''یعنی (لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے کہہ دو! کہ اس کا علم تو میرے پروردیگار ہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کردے گا۔'' اور''حدیث جبریل ''میں ہے آپ نے قیامت کے بارے میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا :

ما المسؤل عنها باعلم من السائل' انظر الرقم المسلسل (٤٥)

''مسؤل عنہ کو بھی سائل سے زیادہ علم نہیں۔''

حافظ ابن کثیر مسئلہ مہدی پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

واظن ظھورہ قبل نزول عیسیٰ بن مریم کما دلت علی ذلک الاحادیث''

یعنی ''میرا خیال ہے مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ جس طرح کہ کئی ایک احادیث اس بات پر دال ہیں۔''

بسط و تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: (النھایۃ: ص27تا33اور عون المعبود: 4/170)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص240

محدث فتویٰ